REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ — ۱۶ وفا ۱۳۳۶ ہش — ۱۶ جولائی ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۶۶

پاکستان عرب ممالک اور اسرائیل میں مصالحت کرانے کیلئے تیار ہے

وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی کی پیشکش

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ پاکستان نے فلسطین کے سوال پر عرب ممالک اور اسرائیل میں مصالحت کی پیشکش کی ہے اس پیشکش کا اظہار وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی نے آج کولمبیا براڈ کاسٹنگ کے ایک پروگرام میں اخبار نویسوں کے مختلف سوالات کے جواب میں کیا۔ مشرق وسطی کے سیاسی صورت حال کے متعلق ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ اسرائیل کا وجود میں آنا ہی غلط تھا۔ اور پاکستان نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ اور نہ ہی کرے گا۔ انہوں نے کہا جو لوگ دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں۔ انہیں اس مسئلہ کو ضرور حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان کیا کوشش کر سکتا ہے مسٹر سہروردی نے کہا کہ پاکستان اس مسئلہ پر عرب ملکوں اور اسرائیل کی باہمی گفتگو کرانے کو تیار ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا یہ گفتگو اقوام متحدہ سے باہر ہوگی مسٹر سہروردی نے کہا ہاں۔ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا ہندوستان پاکستان کی نسبت زیادہ طاقتور ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

بیگم سر آغا خان کے نام تعزیت کا تار

اسماعیلی فرقہ کے راہنما سر آغا خاں مرحوم کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیگم آغا خاں کے نام حسب ذیل تعزیتی تار بھجوایا ہے۔

بیگم آغا خاں برکت ولا ورکس

آپ کے قابل احترام شوہر کی المناک وفات سے مجھے سخت صدمہ ہوا۔ آغا خاں مرحوم کے ساتھ میرے بڑے پرانے تعلقات تھے۔ میں نے ان کو نہ صرف اپنا ہی ایک مخلص دوست پایا تھا بلکہ وہ ایک بڑے محب وطن اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا غیر معمولی جذبہ رکھنے والے تھے۔ براہ مہربانی میری طرف سے دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اور میرے یہ جذبات پرنس علی خاں اور پرنس صدرالدین تک پہنچا کر بھی ممنون فرمائیں۔

مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ

ربوہ ۱۳ جولائی

محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی وفات

ربوہ ۱۵ جولائی۔ کل صبح گوجرانوالہ سے محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحومہ پرسوں گوجرانوالہ میں وفات پاگئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک بڑی تعداد کے ساتھ پڑھائی جس

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

مکرم چوہدری احمد مسعود کفراللہ خان صاحب آف ڈسکہ کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کے دائیں بازو میں مسلسل درد کی شکایت ہے مختلف علاج کروانے کے باوجود درد کی شدت اور تسلسل میں کوئی فرق نہیں آیا احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع ہے کہ

طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ کچھ تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو درد نقرس کی شکایت بدستور ہے۔ نیز حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

اور درخواست دعا

از محترمہ بیگم صاحبہ نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کھانسی میں پچھلے چار پانچ دن کافی کمی رہی۔ لیکن اب پھر کھانسی اور سانس رکنے کے دورے بار بار ہونے لگے ہیں۔ اور ضعف بہت زیادہ رہنے لگا ہے۔ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ہر قسم کا علاج ہو رہا ہے۔ لیکن کوئی خاص فرق نہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے مخلص بھائی اور بہنوں نے نسخے اور دوائیاں بھی بھجوائی ہیں۔ جن کا فرداً فرداً شکریہ ادا نہیں کر سکتی الفضل کے ذریعہ ہی سب بھائی اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے بابرکت وجود کو صحت و عافیت سے لمبی عمر دے آمین۔

— مکرم سید رشید احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نیروبی میں معدے کے زخم کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ چار ہفتے کے علاج کے بعد اگر افاقہ نہ ہوا تو اپریشن کرنا پڑے گا۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ر جولائی ۵۷ء

امن واماں کا گھر —— ربوہ

کچھ دنوں سے پھر بعض مخالفین نے یہ شور مچا رکھا ہے کہ احمدیوں نے مرکز احمدیت ربوہ میں ریاست اندر ریاست قائم کر رکھی ہے اس سے ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ میں ملک کا عام قانون رائج نہیں بلکہ اس کے علی الرغم احمدیوں نے اپنا قانون چالو کیا ہوا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مخالفین احمدیت کے خلاف استدلال میں بالکل عاجز آچکے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ جماعت سو فیصدی اسلام کی پابند ہے اور اسلام کی تبلیغ واشاعت میں باوجود بے بضاعتی کے اتنا بڑا کام سرانجام دے رہی ہے کہ دوسری اسلامی جماعتیں اس کے مقابلہ میں مثال پیش نہیں کر سکتیں چنانچہ نہ صرف منصف مزاج مسلمانوں کو بلکہ اشد مخالفین کو بھی ایک بار نہیں سینکڑوں بار اس کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ جن کے حوالے ہم کئی بار الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔

یہ لوگ کوئی جائز بات تو احمدیت کی مخالفت میں نہیں کہہ سکتے البتہ جیسا کہ ہوتا آیا ہے وہ جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر طرح کے اوچھے ہتھیار استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ الزام تراشی۔ افتراء اور اشتعال انگیزی جیسے ہتھیار بھی جب کام نہیں دیتے تو جبر کے دوسرے ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور حکومت تک کو جبر استعمال کرنے کے لئے اکساتے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام امام کے خلاف اب "ریاست اندر ریاست" قائم کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے اور معمولی معمولی باتوں کو پہاڑ بنا بنا کر اخباروں میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی نیا الزام نہیں ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی انگریزی حکومت سے چغلی لگائی تھی کہ مرزا حکومت کے خلاف فوج جمع کر رہا ہے اس لئے اس نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔

اگر کسی شخص کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے یا کوئی تادیبی کارروائی اس کے خلاف کی جاتی ہے۔ تو یہ لوگ واویلا کرنے لگتے ہیں کہ ظلم ہو گیا۔ زمین پھٹ گئی آسمان گر پڑا۔ چنانچہ بعض لوگ ہیں جن کو ان کی بد عنوانیوں کی وجہ سے حال ہی میں اخراج از جماعت کی سزا دی گئی ہے۔ بعض اخبارات ان کے سراسر مبنی بر افتراء مراسلات بڑے بڑے عنوانوں سے شائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے یہی مراسلات اس بات کا بدیہہ ثبوت ہیں کہ یہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ کسی دینی جماعت کے رکن رہ سکیں

ان مخرجین میں سے چند ایک تو محض شرارت کی نیت سے ربوہ ہی میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور حالانکہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان کو شرارت کا موقع نہ دیا جائے۔ لیکن یہ لوگ چونکہ شرارت کے لئے ہی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں کہ جماعت کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ پچھلے دنوں عبدالمنان صاحب کا ایک بیان اخباروں نے جلی عنوانات سے شائع کیا ہے۔ حالانکہ ملک اللہ یار نمبر ۱ خارج از جماعت بھی چار سال سے ربوہ میں رہتا چلا آیا ہے۔ اس دوران میں کبھی کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ خود عبدالمنان صاحب فیملی سمیت ربوہ میں رہتے رہے ہیں۔ گذشتہ جلسہ سالانہ میں بھی اپنے خاندان سمیت شمولیت کرتے رہے ہیں۔ پھر تقریباً ہر جمعہ کو وہ جامعہ مسجد ربوہ میں آتے ہیں۔ عیدین پر بھی جامعہ مسجد میں آتے رہتے ہیں۔ گذشتہ نماز عیدالاضحی پر بھی اپنے لڑکے سمیت جامعہ مسجد میں موجود تھے۔ پھر وہ بازار میں خود اور ان کے خاندان کے افراد خرید وفروخت کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بالکل آزادی سے ربوہ میں رہ رہے ہیں۔ لیکن وہ اور ان کے ساتھی اخباروں میں ایسے مراسلات شائع کروا رہے ہیں کہ گویا ربوہ نہ ہوا یاغستان ہوا۔ حیرت یہ ہے کہ بعض عاقبت نااندیش اخبارات ان افترائی مراسلوں کو بڑے بڑے عنوانوں سے شائع کرتے ہیں نہ انہیں صحافت کی بدنامی کا خیال ہے نہ خوف خدا ہے اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرم ان کے دامن گیر ہوتی ہے۔ جو انٹ سنٹ زیر قلم آتا ہے لکھے چلے جاتے ہیں۔

ہم نے الفضل میں بڑی وضاحت سے پہلے بھی اور اب بھی جماعتوں کے لئے تادیبی کارروائیوں کے جواز کے دلائل دئے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مبسوط مضمون بھی اس موضوع پر الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک منصف مزاج انسان کے لئے تو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی اور وہ کسی طرح یہ خیال نہیں کر سکتا کہ نعوذ باللہ یہاں ریاست اندر ریاست کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ مخالفت کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ سکھا شاہی اور جنگل کے قانون کا سلوک کیا جائے اور کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کی اس فعال جماعت کو مٹا دیا جائے وہ شور مچاتے چلے جاتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات کو تبنگڑ بنا بنا کر اشتعال انگیزی کئے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور دن رات حکومت کو گرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے جائز شہری حقوق کے سلب ہونے پر بغلیں بجاتے ہیں اور علی الاعلان نعرے لگاتے ہیں کہ ہم نے جماعت احمدیہ کو ختم کر دیا ہے

ایک معاصر نے سردار پٹیل کے متعلق ایک لطیفہ شائع کیا ہے جو معاصر ہی کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"پاکستان کے ختم ہو جانے کی حسرت میں سردار پٹیل سرگباش ہو گئے۔ سردار بھارت کے وزیر داخلہ ہونے کی حیثیت سے خفیہ پولیس کے محکمے کے انچارج بھی تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ ہر روز انٹیلی جنس والوں سے پوچھا کرتے تھے کہ پاکستان کے ختم ہونے کی کوئی اطلاع ہے۔ جب وہ اس طرح کی کسی اطلاع سے لاعلمی کا اظہار کرتے تھے تو سردار پٹیل غصہ میں اپنا ہی سر نوچ لیا کرتے تھے۔"

بعینہٖ یہی حالت معاصر اور مراسلہ نگاروں کی ہے جب ان کا کوئی مراسلہ اخبار میں شائع ہوتا ہے تو وہ دوربینیں اور خوردبینیں لگا کر دیکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) ختم ہوئی ہے یا نہیں؟ لیکن انہیں مایوس ہونا پڑتا ہے یہ دیکھ کر کہ ان کے مراسلات کا اثر الٹا نکل رہا ہے کیونکہ بہت سی سعید روحیں انہی مراسلات کی وجہ سے جب تحقیقات کرتی ہیں اور ان کو خلاف حقیقت پاتی ہیں تو بجائے بیزار ہونے کے اہل ربوہ کی امن پسندی اور قانون کے احترام کے جذبہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہیں۔ جس کی مثال سارے پاکستان میں کسی شہر قصبہ اور جماعت میں نہیں مل سکتی

الفرقان کا تازہ شمارہ

ماہنامہ الفرقان کا جولائی کا رسالہ جملہ خریدار صاحبان کے نام بروقت یعنی پانچ تاریخ کو روانہ کر دیا گیا تھا اگر کسی دوست کو نہ ملا ہو تو بیس تاریخ سے پہلے پہلے طلب فرما سکتے ہیں۔

اس نمبر کے خاص مضامین یہ ہیں:۔

(۱) "ان کے عقائد اور ہمارے اعمال" اس میں مولانا عبدالماجد صاحب مدیر "صدق جدید" کے بیان پر تبصرہ ہے۔

(۲) اطالوی مستشرقہ کی کتاب پر جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے انگریزی دیباچہ کا ترجمہ۔

(۳) دنیائے اسلام کا بے مثال روحانی اجتماع

(۴) شیعہ صاحبان کے خلاف خطرناک تحریک

(۵) اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

(۶) اصل مقصد حیات انسانی اور اسکے حصول کے طریق (۷) البین فرقہ کے لٹریچر میں حضرت مسیح ناصری کی نامعلوم زندگی کے حالات

(۸) قرآن مجید اور بائیبل (۹) عربی انتظم (۱۰) سورۃ بقرہ عم کا سلیس اردو ترجمہ مع تفسیری حواشی

ہر ماہ رسالہ میں اسی طرح کے ٹھوس مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے (منیجر الفرقان ربوہ)

ہیمبرگ (جرمنی) میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے افتتاح کی شاندار تقریب

دنیا کے طول و عرض سے مبارکباد کے پیغامات

متعدد ممالک کے سفارتی نمائندگان اعلیٰ حکام اور معززین کی شرکت

ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں ذکر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا پیغام

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

افتتاحی تقریب کی مفصل روئداد

(از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے انچارج احمدیہ مشن جرمنی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ہیمبرگ (جرمنی) کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۷ء کو رکھی گی چار ماہ کی محنت شاقہ اور دن رات کی تگ و دو کے بعد خدا کے فضل و کرم سے ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ اس مبارک تقریب کے لئے حضور کے ارشاد کے ماتحت محترمی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہیگ سے تشریف لائے۔ اور حضور پُر نور کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ سے تشریف لائے۔ یورپ کے مبلغین میں سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ سے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ سے مکرم مولود احمد خان صاحب انگلینڈ سے۔ اور مکرم سید کمال یوسف صاحب سویڈن سے تشریف لائے۔ اعلیٰ لوکل حکام۔ انڈیا۔ لبنان اور ہالینڈ کے کونسل جنرل پروفیسر صاحبان شہر کے معززین احباب جماعت پریس کے متعدد نمائندے اور ٹیلی ویژن کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس مبارک تقریب پر مرکز سے قائم مقام وکیل التبشیر صاحب نے بذریعہ تار مبارکباد کا پیغام بھجوایا اسی طرح ہمارے حیفہ۔ فلسطین۔ مصر ماریشس۔ ٹرینیڈاڈ گی آنا۔ شمالی بورنیو سنگاپور اور انڈونیشیا کے مشنوں نے بھی مبارکباد کے پیغامات بذریعہ تار بھجوائے۔

افتتاح کی تقریب محترمی چوہدری صاحب کی صدارت میں مسجد کے وسیع باغ میں تین بجے بعد دوپہر شروع ہوئی خدا کے فضل و کرم سے مسجد کا وسیع باغ حاضرین سے پُر تھا۔ اس کے علاوہ مسجد کے باہر بھی کثرت سے لوگ موجود تھے۔ برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اس کے بعد خاکسار نے مختصر تقریر کی جس میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مسجد کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حضور پُر نور کا ذاتی پیغام انگریزی میں پڑھ کر سنایا جس کا خاکسار نے جرمن زبان میں ترجمہ کیا (یہ پیغام الفضل مورخہ ۲۶ جون میں شائع ہو چکا ہے) بعد ازاں مکرم صاحبزادہ صاحب نے ایک ایمان افروز تقریر کی جس کا جرمن زبان میں ترجمہ خاکسار نے کیا (صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی یہ تقریر الفضل مورخہ ۲۷ جون میں شائع ہو چکی ہے) اس کے بعد محترمی چوہدری صاحب نے ایک پُر مغز اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس کا جرمن ترجمہ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر نے کیا۔ بعد ازاں محترمی چوہدری صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور مسجد کے دروازہ پر تشریف لے جا کر دروازہ کھولا اور حاضرین نے مسجد کو دیکھا۔ اس ساری کارروائی کے بعد حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ آخر میں خاکسار نے ظہر اور عصر کی نمازیں مسجد میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور اس طرح یہ مبارک اہم اور تاریخی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

ہیمبرگ ریڈیو پر خاکسار کا انٹرویو

افتتاح سے ایک روز قبل مورخہ ۲۱ جون کو شام کے آٹھ بجے ہیمبرگ ریڈیو پر خاکسار کا ایک اہم انٹرویو براڈکاسٹ ہوا جس میں خاکسار کے علاوہ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر نے بھی حصہ لیا۔ خاکسار نے اس امر کو وضاحت سے بیان کیا۔ کہ آج روئے زمین پر اشاعت اسلام کا کام صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ کامیابی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ ہمارے دنیا بھر میں قائم شدہ مشنوں کے قیام کا مقصد اسلامی تعلیمات کو صحیح رنگ میں پیش کرنا اور دنیا بھر میں اسلام کے بارہ میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہے۔ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر نے بیان کیا۔ کہ وہ احمدی مسلمان ہیں اور انہیں مرکز سلسلہ ربوہ میں قیام کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ جہاں انہوں نے جماعت احمدیہ کے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی اسلامی تعلیمات کو زیادہ غور سے مطالعہ کرنے کی توفیق حاصل کی۔ خاکسار نے انٹرویو میں اس امید کا اظہار کیا کہ ہیمبرگ میں مسجد کی تعمیر سے انشاء اللہ جرمنی میں اشاعت اسلام کا کام اور بھی زیادہ سرعت اور کامیابی سے پھیلے گا۔ یہ انٹرویو ریڈیو پر کثرت سے لوگوں نے سنا۔ اور اس طرح وسیع طور پر مسجد کی اہمیت اور جماعت کی مساعی کا اظہار کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

پریس میں ذکر

افتتاح سے کچھ روز قبل ہیمبرگ کے سب اخبارات نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں افتتاح کی تقریب کا ذکر شائع کیا۔ جرمن کے بعض دوسرے اہم اخبارات نے

رسائل خلافت کے امتحان کے متعلق

نہایت ضروری ہدایات

اوّل۔ تمام جماعتیں اس امر کا اہتمام کریں کہ ۲۱ جولائی بروز اتوار یہ امتحان صبح سات بجے شروع ہو جائے سب جگہ ایک ہی وقت میں امتحان شروع ہونا ضروری ہے۔

دوم:۔ امتحانی پرچہ جات سب جگہ وقت مقررہ سے پہلے پہنچ جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔ نگران صاحبان ان پرچہ جات کے پیکٹوں کو عین وقت پر امتحان کی جگہ پر سب کے سامنے کھولیں گے۔

سوم۔ پرچہ زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے میں حل کیا جائے گا۔ نگران صاحبان کا فرض ہے کہ سارے پرچے بند کر کے فوراً ناظم دفتر امتحانات ربوہ" کے نام بھجوا دیں۔ کسی شخص کا نام نہ لکھا جائے۔ بہتر ہوگا کہ پرچہ جات بصیغہ رجسٹری بھجوائے جائیں۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

بھی افتتاح کا ذکر کیا۔ افتتاح کے بعد اس مبارک تقریب کا ذکر خدا کے فضل و کرم سے وسیع طور پر جرمن کے اخبارات میں ہوا۔ اخبارات مسجد کے فوٹو بھی شائع کئے۔ ان اخبارات کے اقتباسات احباب کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

"میں اپنے محبوب آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے ذاتی توجہ سے ہیمبرگ میں مسجد کی تعمیر کے سامان بہم پہنچائے۔ ان الفاظ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ہیمبرگ مشن کے انچارج مسٹر عبد اللطیف نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ مسجد کے افتتاح کے لئے جماعت کے بہت سے مشنوں نے پیغامات بھجوائے مسٹر مبشر نے Ghana (گانا) سے لکھا۔" جرمن قوم ایک بہادر قوم ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ جرمن قوم یورپ کی دیگر اقوام سب سے پہلے اسلام قبول کرے گی"۔ نسیم سیفی صاحب نے لیگوس سے لکھا۔

"جرمن قوم ایک جری قوم ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اسلام کی اشاعت کے کام میں یہ قوم دیگر اقوام سے سبقت لے جائے گی"۔

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور موجودہ جج عالمی عدالت انصاف چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر میں اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ دونوں مذاہب نے توحید باری تعالےٰ کو پیش کیا ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت احمد بانی سلسلہ کو مسیح کی آمد ثانی کا مصداق قرار دیتی ہے (حضرت) امام جماعت احمدیہ نے اپنے ذاتی پیغام میں لکھا

"خدا کرے جرمن قوم جلد اسلام قبول کرے اور جس طرح وہ یورپ میں مادیات کی لیڈر ہے۔ روحانی طور پر بھی لیڈر بن جائے۔ فی الحال اتنی بات تو ہے کہ ایک جرمن نو مسلم زندگی وقف کرکے امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ مگر میں ایک مبلغ یا درجنوں نومسلموں پر مطمئن نہیں۔ بلکہ چاہتا ہوں کہ ہزاروں لاکھوں جرمن اسلام قبول کریں"۔

ایک اور اخبار نے کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنی تقریر میں ذکر کیا۔ کہ اسلام توحید کا علمبردار ہے۔ اور اسلام کا پیغام عالمگیر ہے۔ تمام دنیا میں اشاعت اسلام کے کام میں کامیابی سے دنیا میں امن قائم ہوگا۔ حضرت مسیح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) خدا کے ایک نبی تھے۔ اور تمام مسلمان ان کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اسلام میں مسجد تمام بنی نوع انسان کے لئے کھلی ہے۔ تا وہ اس میں خدا کی عبادت کر سکیں۔ کم و بیش انہی الفاظ میں جرمن کے دیگر بیادل اخبارات نے نمایاں طور پر افتتاح کی تقریب کا ذکر شائع کیا۔ اور اس طرح جرمنی بھر میں خدا کے فضل و کرم سے وسیع رنگ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہم کا ذکر شائع ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ٹیلی ویژن پر افتتاح کی کارروائی

مورخہ ۲۴ جون کو شام کے آٹھ بجے ٹیلی ویژن پر افتتاح کی کارروائی نشر کی گئی۔ جس میں مسجد کا فوٹو اور کارروائی کے بعض حصے دکھائے گئے۔ اس ساری کارروائی کے دوران بطور تبصرہ اس بات کو بیان کیا گیا۔ کہ جماعت کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے طور پر اسلام کی عالمگیر اشاعت کے سلسلہ میں رکھی۔ اور آج جماعت کے بیرونی مشن ہر جگہ تبلیغ اسلام کا کام کامیابی سے کر رہے ہیں۔

اہم پیغامات

(۱) پاکستان میں جرمن سفیر ہز ایکسی لینسی Mr. H. C. Podeyn نے اپنے خط مورخہ ۱۵ جون میں لکھا

"مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی کہ میرے آبائی شہر ہیمبرگ میں آپ کی جماعت کے ذریعہ مسجد کی تعمیر عمل میں آئی۔ میری دلی دعا ہے کہ یہ مسجد اسلام کی اشاعت کے کام میں ممد و معاون ثابت ہو۔ یہ بات میرے علم میں ہے کہ تعمیر مسجد کے کام میں بہت سی روکاوٹیں حائل تھیں ان مشکلات کے باوجود اتنی جلدی مسجد کی تعمیر قابل تعریف ہے۔ میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو [illegible]

کرتا ہوں میری دلی خواہش اور دعا ہے کہ مسجد کی تعمیر اسلامی اور جرمن کلچر میں رابطہ و اتحاد پیدا کرنے کا موجب ہو"۔

جرمنی میں پاکستان کے سفیر کی ہدایت کی تعمیل میں سفارت خانہ کے سیکنڈ سکرٹری نے اپنے خط مورخہ ۱۴ جون میں لکھا۔

"ہز ایکسی لینسی سفیر پاکستان برائے جرمن نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ان کی طرف سے اور سفارت خانہ کے سب افسران اور عملہ کی طرف سے مسجد کی تکمیل پر اور افتتاح کی بابرکت اور مبارک تقریب پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کروں۔ ایمبیسی کے ایک افسر کو شمولیت کے لئے ہیمبرگ ۲۲ جون کو بھجوایا جائے گا"۔ اس خط کے مطابق پاکستان ایمبیسی کی طرف سے فرسٹ کمرشل سکرٹری افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے بون سے تشریف لائے۔

ہیمبرگ کے چیف میئر Dr. Curt Sieveking نے اپنے خط مورخہ ۱۸ جون میں دلی مبارکباد کا پیغام بھجوایا۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ اس مبارک موقعہ پر ان کی طرف سے سب حاضرین کو مبارکباد پیش کر دی جائے۔ انہوں نے لکھا کہ سفر پر ہونے کی وجہ سے وہ شمولیت سے معذور ہیں۔ ورنہ وہ ضرور شمولیت اختیار کرتے۔ ان کی نمائندگی میں ہیمبرگ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام اس تقریب میں شامل ہوئے۔ جن میں سے مذہبی امور کے انچارج خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

پیغامات پر مشتمل کتاب

اس اہم اور تاریخی موقعہ پر خدا کے فضل و کرم سے ایک رسالہ مرتب کرکے حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کا جرمن ترجمہ احمدیہ مشن ہائے ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ مشرقی افریقہ۔ فری ٹاؤن۔ سوہیڈن لائبیریا۔ Ghana (گھانا) امریکہ اور لیگوس سے آمدہ پیغامات کا جرمن ترجمہ محترم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر کا ترجمہ درج کیا گیا۔ آخر میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کی تعداد [illegible]

کی تعداد علیحدہ علیحدہ درج کی گئی ہے رسالہ دلچسپ ہے اور حاضرین نے اسے پسند کیا۔

آخر میں مسجد کی تکمیل پر عقیدت اور محبت کے گہرے اور دلی جذبات کے ساتھ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ ہیمبرگ میں مسجد کی تکمیل کا سہرا حضور پر نور کی ذات والا صفات پر ہے اس مسجد کی تکمیل حضور پر نور کے مصلح موعود اور خلیفہ برحق ہونے کا ایک اور روشن ثبوت ہے۔ اشاعت اسلام کا کام اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے خاص طور پر حضور پر نور کی خلافت سے وابستہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "قومیں اس سے برکت پائیں گی" پوری شان سے حضور کی ذات میں پورا ہو رہا ہے اور وہ دن دور نہیں کہ اقوام عالم حضور پر نور کے وجود میں برکت ڈھونڈیں گی اور اسلام کا پرچم کامیابی کے ساتھ دنیائے عالم میں لہراتا ہوا نظر آئے گا۔ ؎

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جرمنی میں اشاعت اسلام کے کام میں اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے اور جرمن قوم جلد اسلام قبول کرے اللہ تعالےٰ اس عاجز کو صحت اور ہمت کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ تبلیغ اسلام کے کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے نواسے عزیز صادق محمد صاحب ایم۔ اے واقف زندگی ابن مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل متعین مغربی افریقہ (غانا) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز صادق محمد صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بنت مکرم میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار (ٹھیکیدار) غلام رسول از ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سترھواں
سالانہ اجتماع
۱۱-۱۲-۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کو الفضل اور خالد کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہوگی۔ کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک امور قائدین خدام الاحمدیہ کی اطلاع اور تعمیل کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ قائدین سے توقع ہے کہ وہ اس بارہ میں مقررہ وقت کے اندر اندر معین اور مفصل اطلاع دیں گے۔

۱۔ تجاویز برائے شوریٰ:۔ امسال بھی حسب سابق شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جو مجالس شوریٰ میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ وہ اپنی تجویز اپنے اجلاس عام میں پیش کریں۔ اور جن تجاویز کو اکثریت مرکز میں بھیجنے کی منظوری دے۔ اس کو معین الفاظ میں تحریر کر کے مورخہ ۲۵ اگست ۵۷ء تک بھجوا دیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی تجاویز پر عام حالات میں غور نہیں ہوگا۔ سوائے نائب صدر صاحب کی خاص منظوری کے۔ تجاویز بھجواتے وقت اس کا خاص طور پر ذکر کیا جائے۔ کہ اجلاس عام نے ان کی منظوری دی ہے اور تجاویز علیحدہ کاغذ پر بھجوائی جائیں کسی رپورٹ کے ساتھ نہ ہوں۔

(۲) نمائندگان:۔ شوریٰ کی کارروائی میں صرف مجالس اپنے نمائندگان کے ذریعہ حصہ لے سکتی ہیں۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ جس کی اطلاع یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء تک مرکز میں آجانی ضروری ہے۔

یہ امر ملحوظ رہے۔ کہ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کی کسی مجلس کو اجازت ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے قائد مقامی خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکے۔ تو وہ اپنی جگہ کسی اور کو نامزد نہیں کر سکتا۔ بلکہ متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

۳۔ اجتماع میں شمولیت سالانہ اجتماع میں جملہ خدام کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی اراکین خدام الاحمدیہ میں تحریک کریں کہ وہ اجتماع میں شریک ہوں۔ چونکہ مرکز نے تعداد افراد کے لحاظ سے اپنے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اسلئے مجالس کی طرف سے یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء تک ایسے خدام کی تعداد سے مرکز میں اطلاع آجانی ضروری ہے۔ جو اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں تا انتظامات اس اندازہ کے مطابق کئے جائیں۔

۴۔ چندہ اجتماع:۔ مرکزی انتظامات ابھی سے شروع کئے جا چکے ہیں۔ مگر ان کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں۔ اور ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتی رہیں۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہر رکن کے لئے شرح کے مطابق چندہ اجتماع کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ بعض خدام یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ چونکہ وہ اجتماع میں شامل نہیں ہو رہے۔ اسلئے چندہ اجتماع کی ادائیگی ان کے لئے ضروری نہیں۔ یہ خیال درست نہیں چندہ اجتماع کی ادائیگی ہر رکن کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کی شرح حسب ذیل ہے

۷۵ روپے تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے — ایک روپیہ
۷۶ سے ۱۵۰ روپے تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے — ڈیڑھ روپیہ
۱۵۱ سے ۲۰۰ روپے تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے — دو روپیہ
۲۰۰ روپے سے زائد آمد رکھنے والے خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید

امید ہے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور ان کے قائدین مندرجہ بالا معلومات کے متعلق بروقت مرکز میں اطلاع کر دیں گے اور اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔

اس ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ اگر سالانہ اجتماع کے پروگرام سے متعلق کوئی خاص امر کسی کے ذہن میں آئے تو وہ مورخہ ۳۱ اگست ۵۷ء سے قبل معین طور پر لکھ کر بھجوا دے یا سالانہ اجتماع کے انتظامات کے بارہ میں اگر کوئی مناسب تجویز کوئی رکن بھجوانا چاہیں تو وہ بھی ۳۱ اگست ۵۷ء تک بھجوا دیں۔

ورزشی مقابلے۔ علمی مقابلے۔ اور اس قسم کے دیگر امور کے بارہ میں انشاء اللہ بہت جلد تفصیلات شائع کی جائیں گی۔ قائدین مجالس کو چاہیئے۔ کہ وہ الفضل اور رسالہ خالد کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ اور ان میں شائع شدہ امور کی طرف فوری اور خاص توجہ دیں۔ کیونکہ اجتماع سے متعلق ہدایات ان دونوں پرچوں پر شائع ہوں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یاد رفتگان

مولوی رحمت علی صاحب مرحوم آف پھیرو چیچی

افسوس کہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم آف پھیرو چیچی حال ناصر آباد اسٹیٹ سندھ مورخہ ۹ جون چند یوم بیمار رہ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف ۱۹۰۱ء میں حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے اور خدمت کا کافی موقعہ ملا۔ شروع میں برادری نے سخت مخالفت کی۔ مگر مرحوم نے مطلقاً پرواہ نہ کی۔ برابر تبلیغ کرتے رہے اور لوگوں کو کہتے رہے کہ خدا اپنے مومن بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑا کرتا مجھے بھی وہ انشاء اللہ اکیلا نہیں چھوڑے گا چنانچہ ۱۹۰۳ء میں چار گھرانے ان کی برادری سے اور متعدد اشخاص احمدی ہو گئے۔ پھر آپ نے مسجد میں جا کر نماز با جماعت ادا کرنی شروع کی۔ مگر مخالفت پہلے سے بھی شدت اختیار کر گئی۔ کئی دفعہ مسجد سے مخالفین نے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مخالفت کی شدت کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ مخالفین مسجد میں نماز بھی ادا نہیں کرنے دیتے۔ حضور دعا فرمائیں۔ حضور نے دعا فرمائی اور فرمایا فی الحال اپنی زمین میں کوئی چھوٹی سی مسجد بنا لو خواہ کھجور کا سائبان ہو انشاء اللہ جلد ہی یہ مسجد بھی آپ لوگوں کو مل جائے گی۔

چنانچہ جلد ہی پھیرو چیچی میں احمدیت غالب آ گئی۔ پھیرو چیچی میں سب سے پہلے احمدی آپ تھے آپ ہی وہاں جماعت کے قیام کا باعث بنے ہر وقت تبلیغ میں مصروف رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شدید محبت تھی۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کو بھی حتی الامکان پورا فرماتے۔

آپ نے مقامی جماعت میں نماز با جماعت کی ایک تڑپ اور لگن پیدا کر دی تھی۔ تہجد گذار تھے۔ دعاؤں پر پختہ یقین تھا۔ اپنی بہت سی دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جب مولوی محمد علی صاحب نے خلافت کا انکار کیا اور علیحدگی اختیار کر لی تو میں اور بھائی غلام محمد صاحب مرحوم مولوی محمد علی صاحب سے ملے اور کہا۔ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جتنے مقدس نبی گذرے ہیں ان سب کے نمونے خدا تعالیٰ نے میرے وجود میں جمع کر دیئے ہیں۔ اسی طرح تمام بد ذاتوں کے نمونے اس زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ اب بڑا خوف کا مقام ہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلبیت کے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں خدا کے لئے یہ نمونہ نہ دکھاؤ

اس پر مولوی محمد علی صاحب نے جواب دیا کہ آپ نہیں جانتے کہ کیا ہونے والا ہے اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ — مرحوم ہر ایک سے محبت اور خلق سے ملتے۔ موصی تھے آپ کو ناصر آباد اسٹیٹ کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ماسٹر فضل الدین بشیر آباد اسٹیٹ۔ سندھ

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم میاں احمد الدین صاحب مؤذن مسجد دار الرحمت غربی (ربوہ) ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اس وقت بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام مشکلات اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(۲) میرے والد محترم میاں احمد الدین صاحب ڈنگوی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں آجکل سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے آمین عبد الرحمٰن از ربوہ

(۳) سلیمہ بیگم زوجہ برادرم عرفان احمد ابن مولوی فضل الدین صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ طویل عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ جمال الدین ابن مولوی فضل الدین صاحب نائب ...

(۴) میرا بھائی عزیزم منور احمد آئے دن بخار اور دانتوں ایسی درد کی تکلیف میں مبتلا رہتا ہے دوستوں کی خدمت میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام تکالیف سے نجات بخشے اور خادم دین بنائے۔ آمین امۃ الحفیظ بشریٰ۔ ربوہ

مسجد احمدیہ ڈسکہ کی تعمیر

تعمیر کے جملہ اخراجات چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ادا فرمائیں گے

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں جماعت احمدیہ ڈسکہ کی مسجد کا سنگ بنیاد کی اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ اس بارہ میں احباب کرام کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر مکرم محترم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج بین الاقوامی عدالت خود اپنے ذاتی خرچ سے کروا رہے ہیں۔ گویا جتنا خرچ بھی ہوگا وہ مکرم معظم چوہدری صاحب موصوف ادا فرمائیں گے۔ البتہ اگر کوئی دوست ثواب کی خاطر اس میں حصہ لینا چاہیں تو کوئی امر مانع نہیں ہے احباب کرام چوہدری صاحب کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالےٰ آں موصوف کو مزید دینی اور دنیاوی ترقیات سے سرفراز فرمائے

محمد ابراہیم عابد نائب امیر حلقہ امارت ڈسکہ

ڈگری گھمناں میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

مورخہ ۲۰-۶-۵۷ء کو میاں فضل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے اینٹ پر دعا کرا کے لائے۔ حضور نے مسجد کا نام "مسجد احمدیہ ڈگری گھمناں" تجویز فرمایا۔

مورخہ ۵-۷-۵۷ء کو بعد نماز جمعہ احباب جماعت کی موجودگی میں میاں جمال دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجتماعی دعا کرائی اور مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ اس موقعہ پر شرینی تقسیم کی گئی۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مسجد جلد تعمیر کر لیں اور اس کو آباد رکھیں اور اس سے فیوض حاصل کریں۔

محمد انور سیکرٹری مال

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا مقبول احمد ولد محمد افضل قریشی چک ۲۸۵ گ ب ضلع لائلپور متصل تھانہ اڈہ رجانا گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں آنے جانے کا خرچ شکریہ کے ساتھ دیا جائے گا مقبول احمد مذکور کا حلیہ ذیل ہے۔ جماعت نہم میں پڑھتا تھا۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندمی۔ عمر تقریباً سولہ سال۔ جسم دبلا پتلا۔ ناک سے ہمیشہ ریشہ چلتا رہتا ہے۔ پاؤں میں سیاہ رنگ کا بوٹ اور قمیص نیلی پاپلین اور پاجامہ لکیروں والا۔ سر پر ٹوپی۔

قریشی محمد بشیر احمدی ولد قریشی عنایت علی مرحوم۔ بمقام و ڈاکخانہ چک ۲۸۵ گ ب متصل اڈہ تھانہ رجانا ضلع لائلپور اسٹیشن ٹوبہ ٹیک سنگھ

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ عزیزہ روشن آرا بیگم بنت سردار بہادر لفٹیننٹ محمد ایوب خاں مرحوم آف مراد آباد ۲۴ جون ۱۹۵۷ء بروز پیر شام کو ۴½ بجے بعارضہ انفلوئنزا اور حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کی عمر تقریباً ۲۵ سال تھی۔ اختلاج قلب کی پرانی مریضہ تھیں۔ وہ بہت کمزور تھیں۔ شادی کو ۸ سال کا عرصہ ہو گیا تھا لیکن اولاد سے محروم تھیں۔ مخلص باپ کی بیٹی تھیں۔ دین سے بڑی محبت رکھتی تھیں۔ نماز اور روزہ کی بڑی پابند تھیں۔ احمدیت کی بڑی شیدائی تھیں۔ حضور کے خطبات اور کتب کو بڑے شوق سے پڑھا کرتی تھیں۔ ہم آٹھ بھائیوں کی تنہا ایک بہن تھیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

خاکسار محمد دلشاد خاں

ولادت

میرے بھائی مکرم طاہر احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس بچی کا نام زکیہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولودہ کے نیک صالح اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

خلیل احمد ساجد۔ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

الشرکۃ الاسلامیہ کا ایک ضروری اعلان

کمپنی کے سالانہ اجلاس میں یہ قرار پایا تھا کہ کتب کی فروخت کے لئے ایک سفری ایجنٹ مقرر کیا جائے۔ اس کی تعمیل میں کمپنی کی طرف سے مولوی محمد یامین صاحب کو دورہ پر بھیجا جا رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ ان سے تعاون کریں اور کسی احمدی کا گھر ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب موجود نہ ہوں۔

(مینیجنگ ڈائرکٹر)

ضروری اعلان

احباب کرام الفضل میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت مولانا غلام رسول صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ مانگا چانگریاں ۲۷-۶-۵۷ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی زندگی کے حالات نہایت ہی دلچسپ اور ایمان افروز ہیں۔ خاکسار کی خواہش ہے کہ ان حالات کو جمع کر کے شائع کیا جائے۔ لہذا تمام احباب کی خدمت میں جن کو آپ کے بارے میں کسی واقعہ کا بھی علم ہو۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرما کر ممنون فرمائیں فجزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ناصر احمد معلم ظفر آباد لامبی۔ ڈاکخانہ ظفر آباد ضلع حیدر آباد سندھ

مقدمہ سے بریت

جماعت احمدیہ کھنڈہ ضلع لاڑکانہ کے احباب پر جو سشن کورٹ میں مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ ۱۳ جولائی کو ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی بریت ہو گئی ہے الحمد للہ!

(غلام احمد فرخ اسلامیہ منزل سکھر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مطبوعہ شیڈول کے مطابق شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۷ء کو بارہ بجے دوپہر تک وصول کرے گا۔ ٹنڈرز مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں گے جو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۲ جولائی کو ساڑھے گیارہ بجے تک اس دفتر سے مل سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی دن ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
لوکوشاپ اور سی اینڈ ڈبلیو شاپ اور جنرل سٹورز متعلق پکی ڈرینز (DRAINS) کی مزید تعمیر	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے

صرف وہی ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج ہیں ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے پہلے ۲۲ جولائی تک اپنے نام رجسٹر کروا لیں۔

نرخوں کے مطبوعہ شیڈول اور تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں تعطیل کے علاوہ کسی دن بھی دیکھے جا سکتے ہیں

ریلوے ایڈمنسٹریشن کسی کم سے کم نرخ کے ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہو گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ - لاہور

پاکستان میں غذائی مسئلہ کا حل

(۱) دنیا کی زرعی و اقتصادی تاریخ پر نظر ڈالنے سے ایک قانون سامنے آجاتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ملک میں آبادی اور انسانی خوراک کی مقدار کے درمیان ایک دوڑ ہر وقت جاری رہتی ہے۔ اس دوڑ میں اگر خوراک کی مقدار آبادی کی جملہ ضروریات سے زیادہ ہو تو زائد پیداوار صنعت و حرفت میں استعمال ہو کر ملک کی خوشحالی کا باعث ہوتی ہے۔ اور آبادی اگر مقدار خوراک سے تجاوز کر جاوے تو ملک میں قحط کے سے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ اس سے ملتی جلتی کیفیت اس وقت پاکستان میں موجود ہے

(۲) پاکستان میں آج غذا کی قلت کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہاں کی آبادی کی غذائی طلب، رسد سے زیادہ ہے۔ ابتدائے آفرینش سے انسان کی خوراک قدرتی پیداوار تھی۔ جو زیادہ تر جنگلی پھلوں اور بوٹیوں سے حاصل کی جاتی تھی۔ (جیسا کہ آج بھی افریقہ اور ایشیا کے بعض جنگلوں میں نیم وحشی قبائل کا ذریعہ خوراک ہے)۔ جوں جوں آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔ بعض ممالک کے باشندوں نے فن زراعت کو ترقی دے کر اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کی خوراک کا انتظام کر لیا چنانچہ مغربی ممالک نے سائنس۔ اعلیٰ بیج زیادہ پیداوار دینے والی نئی اجناس اور فصلوں کی منصوبہ بندی میں تناسب ترمیم و تنسیخ کر کے بعض ممالک میں نہ صرف اپنی آبادی کیلئے کافی خوراک پیدا کر لی ہے بلکہ وہ فاضل خوراک ضرورتمند ممالک کو برآمد کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بعض ممالک ایسے ہیں جن کی خوراک کی پیداوار ایک خاص حد تک پہنچ کر رک گئی ہے۔ اور اس میں اضافہ نہیں ہوا۔ لیکن ان کی آبادی بدستور بڑھ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں قحط کے آثار نمودار ہیں ان ممالک کی فہرست میں پاکستان کا نام بھی موجود ہے۔ بلکہ یہ بات اس برصغیر اور دوسرے پسماندہ ایشیائی ممالک پر بھی صادق آتی ہے۔

(۳) اب سوال یہ ہے کہ مغربی ممالک نے مسئلہ غذا کو حل کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کیں اور اس کے مقابلے میں پاکستان نے کیا پالیسی اختیار کی فن زراعت کی تاریخ سے ظاہر ہے کہ مغربی ممالک نے دور اندیشی سے کام لے کر لکیر کا فقیر بننے کی بجائے سائنس کی امداد سے نئے طریقہ ہائے کاشت ایجاد کئے۔ اعلیٰ بیج مہیا کئے نئی فصلیں تلاش کیں۔ ان میں ایک فصل آلو کی تھی۔ جو سولہویں صدی میں جنوبی امریکہ کے جنگلوں سے حاصل کی گئی۔ اور جس کی پیداوار گندم، چاول اور دیگر اقسام غلہ سے دس سے لے کر بیس گنا تک فی ایکڑ زیادہ تھی۔ (حال ہی میں آسٹریلیا کے ایک کاشتکار نے ایک آلو پیدا کیا جو فٹ بال کے برابر ہے) چنانچہ ان ممالک میں تھوڑی پیداوار دینے والی اجناس کو ترک کر کے ان کی جگہ آلو و دیگر اعلیٰ پیداوار دینے والی اجناس کو رواج دیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اس حقیقت کے باوجود کہ ان ممالک کی آبادی نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ وہاں ابھی تک خوراک کی کمی کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ اس کے مقابلہ میں برصغیر ہند میں ۱۹۰۱ء میں لارڈ کرزن نے محکمہ زراعت کی بنیاد رکھی۔ لیکن اس محکمہ کا پراپیگنڈا صرف موجودہ اجناس کی کاشت تک ہی محدود رہا۔ اور کوئی نئی جنس یورپ کی تقلید میں رائج نہیں کی گئی۔ اور پرانی اجناس کی پیداوار فی ایکڑ میں بھی کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا کیونکہ کاشتکاروں کی اکثریت اس برصغیر میں تعلیم سے محروم اور مفلسی کے چکر میں گرفتار رہی۔ اور کھیتوں کا رقبہ اس قدر کم ہے۔ کہ اس میں ترقی کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے فن زراعت کی تاریخ اور اقوام مغرب کی مثال سے بھی سبق حاصل نہیں کیا۔

(۴) غرضیکہ پاکستان میں جو طلب و رسد کے مابین تناسب قائم رہنا چاہئے تھا وہ ٹوٹ چکا ہے اور اسی وجہ سے موجودہ غذائی مسئلہ پیدا ہوا ہے ان حالات کے پیش نظر حکومت پاکستان کو حسب ذیل تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

(ا) اس وقت پاکستان میں کل زیر کاشت رقبہ پانچ کروڑ ایکڑ ہے۔ جس میں ایک کروڑ ایکڑ نقد اجناس کے زیر کاشت ہے۔ باقی چار کروڑ ایکڑ میں اجناس خوردنی کاشت کی جاتی ہیں۔ جن کی مجموعی پیداوار چالیس کروڑ من کے قریب ہے پنج سالہ پلان کے مطابق فوری ضرورت پانچ کروڑ من زیادہ خوراک پیدا کرنے کی ہے۔ جو پانچ سال کے اندر حاصل کر لینی چاہیئے۔

(ب) اس تنگ وقت میں عام کاشتکاروں کی جماعت سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ پیداوار میں اتنا اضافہ کر سکیں گے۔ جو وہ گزشتہ پچاس سال میں نہیں کر سکے لیکن انسانی خوراک کا مسئلہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور زیادہ توقف یا انتظار برداشت نہیں کر سکتا لہٰذا اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ حکومت فوری اور براہ راست عملی اقدام اٹھائے اور پانچ کروڑ من زائد خوراک پیدا کرنے کیلئے کاشت آلو کے بڑے بڑے فارم قائم کرے دو سو من فی ایکڑ کی پیداوار کے حساب سے اڑھائی لاکھ ایکڑ سے اس قدر آلو پیدا ہو سکتے ہیں کہ وہ اس کمی کو پورا کر دیں۔ پاکستان کے چار کروڑ ایکڑ زرعی رقبہ اور موجودہ غیر آباد رقبوں میں سے یہ اڑھائی لاکھ ایکڑ بآسانی مہیا ہو سکتا ہے۔ اس سکیم میں شامل ہونے کے علاوہ خود حکومت زمینداروں کے اس طبقہ سے کافی تعاون حاصل کر سکتی ہے۔ جو کہ اس وقت ملک میں ترقی یافتہ طریقوں سے کاشتکاری کر رہا ہے۔ بشرطیکہ ان کو کافی سہولت بہم پہنچائی جائے حکومت کی یہ پالیسی کہ نقد اجناس کی کاشت میں کمی کر کے وہاں غلہ پیدا کیا جائے فائدہ دینے کی بجائے سخت نقصان کا موجب ہوگی۔ کیونکہ اس سے ایک تو خوراک کی پیداوار میں کوئی معتد بہ اضافہ نہ ہوگا۔ بلکہ غیر ملکی زرمبادلہ میں مزید کمی واقع ہو کر صنعت و حرفت کی ترقی کا پروگرام خطرے میں پڑ جائے گا۔

(۵) اگر حکومت یہ معمولی کام نہیں کر سکتی (جبکہ بعض مغربی ممالک آلو کی کاشت کو ایک کروڑ ایکڑ تک بڑھا چکے ہیں) تو پھر غیر ملکوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی بجائے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کہ ایک معاہدہ کے ذریعے مغربی ممالک کے سرکردہ آلو کاشت کرنے والی کمپنیوں یا افراد کے ساتھ پاکستان میں مشینری کے ذریعے وسیع پیمانہ پر آلو کاشت کرنے کے فارم قائم کئے جائیں۔

مثال کے طور پر چالیس کروڑ من غذا جو اس وقت چار کروڑ ایکڑ پیدا کرتے ہیں۔ دو صد من فی ایکڑ کے حساب سے بیس لاکھ ایکڑ پیدا کر سکتے ہیں اور باقی تین کروڑ اسی لاکھ ایکڑ نقد اجناس کی کاشت کیلئے وقف ہو کر غیر ملکی زرمبادلہ کا حل بآسانی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آلو جیسی جنس ملک میں بجائے بیس لاکھ ایکڑ کے آٹھ لاکھ ایکڑ بھی کاشت ہو جائے تو اس سے نہ صرف ہماری غذا کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ بلکہ غیر ملکی زرمبادلہ نقد اجناس کی کاشت میں اضافہ ہو جانے کے سبب کافی مقدار میں مل سکتا ہے۔

(ماخوذ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

چونکہ مرکز کی طرف سے امسال خادم کے عہد میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے اس لئے فارم ہائے رکنیت چھپوا کر مرکز کی طرف سے مجالس کو بھجوائے گئے ہیں قائدین مجالس مہربانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں ہر خادم سے (خواہ اس نے اس سے قبل فارم پُر کیا ہوا ہو) یہ فارم پُر کروا کر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

جن مجالس میں حلقہ جات ہیں وہ ان فارموں کو حلقوں کی ترتیب سے مرتب کر کے بھجوائیں۔ اور مجلس کے نام کے آگے حلقہ کا نام بھی لکھیں۔

یہ امر بھی ضروری ہے۔ کہ حلقہ وار فارم ہائے رکنیت کے خانوں کے مطابق کل خدام کی مجموعی کوائف پر مشتمل فہرستیں بھی بھجوائیں۔

مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ستر فی صد آمدنی انکم ٹیکس کے حکام سے پوشیدہ رکھی جاتی ہے

متعلقہ افراد اور اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی تجویز

کراچی ۱۵ جولائی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت ان افراد اور اداروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے سوال پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے جو طرح طرح کے حربے اختیار کر کے انکم ٹیکس ادا نہیں کرتے۔

ان ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر ایسے افراد اور اداروں سے انکم ٹیکس کی وصول کے لئے مناسب قانونی اور انتظامی کارروائی کی جائے تو انکم ٹیکس سے حکومت کی موجودہ آمدنی میں دوگنا اضافہ ہو سکتا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت آمدنی کا صرف تیس فیصد انکم ٹیکس کے حکام کے علم میں لایا جاتا ہے۔ باقی آمدنی پوشیدہ رکھی جاتی ہے جس پر کوئی ٹیکس نہیں لگتا اور اس طرح قومی خزانہ کو سالانہ کروڑوں روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

انکم ٹیکس سے مرکزی حکومت کی موجودہ سالانہ آمدنی تقریباً ۷۲ کروڑ روپے ہے اس میں سے کراچی کے باشندے تیرہ کروڑ روپے ادا کرتے ہیں۔ رواں موجودہ مالی سال میں انکم ٹیکس سے حکومت کی آمدنی میں کچھ اضافہ کی توقع ہے۔ کیونکہ گذشتہ چند سال کے دوران میں نئی صنعتوں کو جو سہولتیں دی گئی تھیں اب واپس لے لی گئی ہیں۔ بہر حال ۷۲ کروڑ رقم اس آمدنی سے بہت کم ہے جو حکومت کو اس شعبے سے ہونی چاہئے۔

حکومت نے حال ہی میں مسٹر زاہد حسین کی زیر قیادت ٹیکسوں کے متعلق جو تحقیقاتی کمیٹی قائم کی تھی وہ انکم ٹیکس کی ادائیگی سے گریز کرنے والوں کے مسئلہ کا بھی جائزہ لے گی اور توقع ہے کہ اس کمیٹی کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد اس سلسلے میں حکومت ضروری قدم اٹھائے گی

مزید معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس کے محکمہ میں افسروں اور سٹاف کی قلت بھی موجودہ صورت حال کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ غیر آمدنی کے بیشتر ذرائع ایسے ہیں

مسٹر سہروردی (بقیہ صفحہ اوّل)

اس لئے اسے پاکستان کی طرف سے ڈرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے مقابل پر ہندوستان نے دو دفعہ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی حدود پر اپنی فوجیں جمع کر دی تھیں اور ہم نے اسی خطرہ کے لئے امریکی امداد قبول کی تھی

نہری پانی کے تنازعے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا ہندوستان بغیر متبادل انتظام کئے پاکستان کو سیراب کرنے والے تین دریاؤں کے پانی کو روکنے کے منصوبے بنا رہا ہے اس کی خواہش یہ ہے کہ اس طرح پاکستان کے عوام بھوکے مر جائیں۔ لیکن میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لڑتے لڑتے مر جائیں گے۔ لیکن نہری پانی بند نہیں ہونے دیں گے۔ ہم بھوکے رہ کر مرنا نہیں چاہتے۔

مسٹر سہروردی نے کہا۔ دنیا کے تمام لوگوں کو اس مسئلہ میں دخل دینا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ ہندوستان ایسی وحشیانہ کارروائی نہ کر سکے۔

کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ دنیا کے تمام لوگوں کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ اس مسئلہ پر پاکستان کا رویہ حق بجانب ہے۔

اپنے دورۂ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا۔ میرے دورہ کا مقصد یہ تھا کہ میں بھی اپنے خیالات پیش کر سکوں۔ اسی طرح میں وہاں کے لوگوں کو دوست بنانا۔ انہیں بعض باتیں سمجھانا اور خود ان سے ملنا چاہتا تھا۔

(۲) جس پر ٹیکس عائد کرنے کی جانب اب تک کوئی توجہ نہیں دی گئی

سر آغا خاں کے انتقال پر جماعت احمدیہ کراچی و مشرقی پاکستان کی تعزیتی قرار دادیں

اسماعیلی فرقہ کے رہنما اور لیڈر سر آغا خاں کی وفات پر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنے ایک خصوصی اجلاس منعقدہ مورخہ ۱۲ جولائی میں حسب ذیل تعزیتی قرارداد پیش کی ہے

"ہم ممبران جماعت احمدیہ کراچی ہز رائل ہائی نس سر آغا خاں کے انتقال پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ہز رائل ہائی نس سر آغا خاں نے عالمی امور کے متعلق اپنے علم اور اپنے تعلقات سے ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کی ہے۔ ان کی وفات عالم اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے افراد بیگم آغا خان۔ پرنس علی خاں۔ پرنس صدر الدین اور آغا خان کے خاندان کے دوسرے افراد اور اسماعیلی فرقہ کے تمام افراد سے اس حادثہ پر دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔"

مشرقی پاکستان

ممبران جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان سر آغا خاں کی المناک وفات پر انتہائی رنج اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی وفات سے پاکستان ایک مخلص دوست سے۔ عالم اسلام ایک لیڈر سے۔ اور دنیا ایک عظیم سیاستدان سے محروم ہو گئی ہے۔

ان کی وفات ہمارے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ پاکستان کے قیام اور حصول آزادی میں سر آغا خاں مرحوم کا جو حصہ ہے۔ سارا عالم اسلام اس سے بخوبی واقف ہے

اس موقعہ پر جبکہ ساری دنیا ان کی وفات پر ماتم کناں ہے۔ میں امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان اور افراد جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی طرف سے ان کے غم میں برابر کی شرکت کا اظہار کرتا ہوں۔ مرحوم کے خاندان کے دوسرے تمام افراد کو اپنی دلی ہمدردی اور تعزیت کا یقین دلاتا ہوں۔

(محمد عمر بشیر احمد سکرٹری امور عامہ مشرقی پاکستان)

بقیہ صفحہ اوّل

میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی افراد اور دیگر بزرگان سلسلہ بھی شامل تھے۔ جنازہ میں شرکت کے لئے لاہور سے مکرم ضیاء اللہ صاحب مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب بھی تشریف لائے تھے۔

مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں اور مکرم اکرام اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان صدر کی والدہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو

دار النصر ربوہ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۳/۷ بعد نماز مغرب محلہ دار النصر میں زیر صدارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل زعیم اعلیٰ انصار ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں مولوی دوست محمد صاحب نے برکات خلافت اور مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے نظام کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

درخواست دعا

برادر عزیز مکرم سمیع اللہ خاں صاحب نے امسال تعلیم الاسلام کالج سے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ظفر اللہ خاں ابن چوہدری حاکم صاحب مرحوم چک ۹ جنوبی شمالی سرگودھا